سرحد کے سابق گورنر ریٹائرڈ جنرل فضل حق مرحوم کی

حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں ایک حاضری کی رپورٹ

جنرل فضلِ حق، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے گرویدہ اور مخلص محب تھے، جب چاہتے اپنے بے تکلف انداز میں زمانۂ گورنری میں بھی حضرۃ شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، جہادِ افغانستان میں ٹھوس مؤقف اور مجاہدین سے معاونت کے پیشِ نظر حضرۃ شیخ الحدیثؒ بھی ان کی قدر کرتے تھے۔ ذیل کی رپورٹ ان کی ایک حاضری کی جھلک ہے ——— (ادارہ) ———

۲۲ اگست ۱۹۸۷ء کو صوبہ سرحد کے گورنر جناب لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ افغان مہاجرین سے تعاون کے سلسلہ میں آسٹریلیا کی حکومت کی طرف سے ان دنوں جو مہمان آئے تھے اور ان کی آمد کی مناسبت سے حکومتی سطح پر دارالعلوم کے قریب واقع مہاجرین کیمپ میں تقریب منعقد ہونی تھی مگر عین موقع پر زوردار بارش کی وجہ سے جناب گورنر صاحب نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے اجازت لے کر اس تقریب کو دارالعلوم میں منتقل کر دیا۔ آسٹریلیا اور دیگر ملکی و غیر ملکی مہمانوں کے ہمراہ گورنر سرحد تقریباً ۶ بجے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، دارالحدیث میں حضرت شیخ الحدیثؒ سے مصافحہ اور ملاقات کی، جبکہ اس سے آدھ گھنٹہ قبل صوبہ بھر سے اعلیٰ آفیسرز، جہادِ افغانستان کے اعلیٰ قائدین مجاہدین اور دیگر معززین پہنچتے رہے، اور دفترِ اہتمام میں حضرت شیخ الحدیثؒ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

> **جناب گورنر سرحد نے اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی معیار اور اسلامی خدمات کے سلسلہ میں بہترین کردار کو سراہا**

تقریب کا آغاز قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ جناب گورنر سرحد نے اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی معیار اور اسلامی خدمات کے سلسلہ میں بہترین کردار کو سراہا۔ اور عین بارش کے موقعہ پر دارالعلوم کے تعاون (بصورتِ اجازتِ تقریب) پر حد درجہ تشکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا:

———" میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جن سے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کا اس موقع پر تعاون اور انسانی ہمدردی کے تحت دارالعلوم میں تقریب کی اجازت مرحمت فرمانے پر شکریہ ادا کر سکوں" ———

جناب گورنر سرحد نے اپنی تقریر میں دارالعلوم کے لیے ایک لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان بھی کیا ——— حضرت شیخ الحدیثؒ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

———" پاکستان اور دارالعلوم کا قیام ایک ساتھ ہوا ہے، اسلامی تعلیمات، قرآن و حدیث کی اشاعت، نظریۂ پاکستان کے تحفظ، بقاء اور استحکام میں دارالعلوم حقانیہ نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ جناب گورنر جانتے ہیں اور یہاں تقریباً افغان مجاہدین کے تمام قائدین موجود ہیں، اور سب جانتے ہیں کہ کراچی سے گلگت اور چترال تک اور وہاں سے لیکر درۂ خیبر تک اور افغانستان میں جنگ کے محاذوں پر، غرض جہاں جہاں بھی جہاد ہو رہا ہے اس میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء پیش پیش ہیں اور روسی دشمن کے لیے ننگی تلواریں بنے ہوئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے بارش برسا دی اور مجاہدین و مہاجرین سے تعاون کے سلسلہ کی اس تقریب کو دارالعلوم میں منعقد ہونے کے غیبی اسباب پیدا فرما دیئے۔ ہمیں افغان مجاہدین سے دلی ہمدردیاں ہیں اور اس سلسلہ میں ہمیں ہر ممکن عملی تعاون پر مسرت ہوتی ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ عملاً جہادِ افغانستان میں بردست حصہ لے رہے ہیں، طلبہ کی جماعتیں جاتی ہیں محاذِ جنگ پر لڑ لڑ کر واپس آتی ہیں تو ادھر سے دوسری جماعتیں روانہ ہو جاتی ہیں اور یہ سلسلہ تمام سال جاری رہتا ہے" ———

آخر میں حضرت شیخ الحدیث نے افغانستان کے مہاجرین کو پناہ دینے اور ان کے مسائل سے دلچسپی کے سلسلہ میں حکومتِ پاکستان کی مساعی کو سراہا اور اس سلسلہ میں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ———

جب تقریب ختم ہوئی تو جنابِ گورنر اور دیگر معزز مہمانوں نے مولانا سمیع الحق صاحب (جو اتفاق سے اُس دن سفر پر تھے) کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے مولانا انوار الحق صاحب اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی معیت و راہنمائی میں دارالعلوم حقانیہ کے مختلف شعبہ جات دیکھے۔ درسگاہیں، مطبخ، کتب خانہ، دفاتر، تعلیمی کوائف اور دیگر شعبہ جات سے متعلق معلومات میں دلچسپی لی اور حد درجہ محظوظ ہوئے۔ واپسی پر دوبارہ دفترِ اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث کے پاس حاضر ہوئے اور دارالعلوم سے متعلق اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔